98624 ـ بیوی نماز ادا نہیں کرتی اور اکثر امور میں خاوند کی نافرمانی کرتی ہو تو اس کے ساتھ کیسے معاملہ کیا جائے

سوال

میری بیوی بہت سارے معاملات میں میری نافرمانی کرتی ہے، اولاد کی تعلیم و تربیت میں، اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات میں، اور اسی طرح ازدواجی زندگی کے بہت سارے دوسرے امور میں بھی مخالفت کرتی ہے، میں اس کا کیا کروں، میں نے اسے کہا کہ نماز ادا کیا کرو، اور قرآن مجید کی تلاوت کرو لیکن وہ نہیں مانتی! آپ سے گزارش ہے کہ اس کی ہدایت کے لیے دعا فرمائیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سعادتمند اور خوشبخت گھر وہی ہیں جن میں افہات و تفہیم پائی جائے، اور محبت و الفت اور مودت پر قائم ہوں، اور اس گھر کی عمارت اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب خاوند اور بیوی میں مودت و محبت اور الفت پائی جائے، اور یہ چیز اسی صورت میں مکمل ہو سکتی ہے جب خاوند اور بیوی دونوں ہی اپنے واجبات کی ادائیگی کریں، ان واجبات میں درج ذیل امور شامل ہیں:

خاوند کا اپنی بیوی اور بچوں کے اخراجات اور نان و نفقہ برداشت کرنا.

بیوی پر شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا واجب ہے.

جب عورت اپنے خاوند کے حق نگرانی میں سے کوئی حق سلب کرنے کی کوشش کرے، یا پھر خاوند کی اطاعت کرنے سے ہاتھ کھینچے اور بددماغی کرنا چاہے تو وہ اپنا گھر اپنے ہاتھ سے منہدم کرنے اور اپنی اولاد کو برے اعمال کے سبب تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے.

بیویوں کو عموما معلوم ہونا چاہیے کہ ان پر شرعا خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا واجب ہے، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی بچوں پر اپنی حکمرانی کو بہتر طریقہ سے استعمال کرے، اور ان کی اصلاح اور سعادت میں راہنمائی کرے.

فرمان باری تعالی ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں، اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے بعض كو بعض پر فضيلت دى ہے، اور اس ليے كہ مردوں نے اپنے اموال خرچ كيے ہيں النساء (34).

اور پھر بيويوں كو درج ذيل احاديث پر غور كرنا چاہيے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر ميں كسى كو حكم ديتا كہ وہ (اللہ كے علاوہ) كسى دوسرے كو سجدہ كرے تو عورت كو حكم ديتا كہ وہ اپنے خاوند كو سجدہ كرے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1159) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

ابو امامہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تين قسم كے افراد كى نماز ان كے كانوں سے نيچے نہيں جاتى: بھاگا ہوا غلام جب تك واپس نہ آ جائے، اور ايك وہ عورت جس كا خاوند اس پر ناراض ہو كر رات بسر كرے، اور وہ امام و حكمران جسے قوم ناپسند كرتى ہو "

سنن ترمذى حديث نمبر (360) امام ترمذى نے اسے حسن قرار ديا ہے.

معاذ بن جبل رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو بيوى دنيا ميں اپنے خاوند كو تكليف ديتى ہے تو اس شخص كى حوروں ميں سے بننے والى بيوى اسے كہتى ہے اللہ تعالى تجھے تباہ كرے يہ تو تيرے پاس كچھ وقت كے ليے عنقريب اس نے تجھے چھوڑ كر ہمارے پاس آنا ہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1174) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كسى بھى عورت كے حلال نہيں كہ خاوند موجود ہو تو وہ خاوند كى اجازت كے بغير روزہ ركھے، اور خاوند كے گھر ميں خاوند كى اجازت كے بغير كسى كو آنے دے "

صحيح بخارى حديث نمبر (4699) صحيح مسلم حديث نمبر (1026).

علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى اس حديث پر تعليقا كہتے ہيں:

جب عورت پر خاوند کی شہوت پوری کرنے میں اطاعت کرنی واجب ہے تو پھر اس سے اہم اشیاء میں تو خاوند کی اطاعت کرنا بالاولی واجب ہوگی، جس میں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھر کی اصلاح وغیرہ دوسرے حقوق و واجبات شامل ہیں.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس حدیث میں ہے کہ: بیوی پر نفلی کام کرنے سے خاوند کا حق زیادہ تاکیدی ہے کیونکہ خاوند کا حق واجب ہے، اور خاوند کا حق ادا کرنا نفلی کام پر مقدم ہوگا "

دیکھیں: آداب الزفاف (210).

دوم:

خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کی نافرمانی کے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کرے، اور ایسے اسباب کو پہچانے جن کے ذریعہ بیوی کے اس مرض کا علاج کر سکے اور اس سے امن و امان تك پہنچ سکے، تا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے محفوظ رہے، ان اسباب میں درج ذیل امور شامل ہیں:

خاوند:

جی ہاں ہو سکتا ہے بیوی کی نافرمانی کا سبب آپ ہوں، یا تو آپ میں کچھ معصیت و نافرمانی پائی جاتی ہے، جیسا کہ سلف رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" میں اپنی معصیت و نافرمانی کے اثرات اپنی سواری اور اپنی بیوی میں دیکھتا ہوں "

اور یہ اثرات بیوی کے سوء اخلاق یا پھر اطاعت نہ کرنے کی صورت میں ہوتے ہیں.

یا پھر خاوند اپنی بیوی کے ساتھ برے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے، تو اس طرح اس کے رد فعل میں بیوی خاوند کے برے اخلاق کی بنا پر بیوی بھی خاوند کے ساتھ اچھے معاملات نہیں کرتی.

اور ان اسباب میں بیوی کے گھر والے اور رشتہ دار یا پھر پڑوسی یا اس کی سہیلیاں بھی ہو سکتی ہیں جو خاوند اور بیوی میں علیحدگی کرانے میں شیطان کی معاونت کرتے ہیں.

اور اگر سبب بیوی کی جانب سے ہے - یعنی بیوی کے کمزور ایمان یا پھر شرعی احکام سے جہالت کی وجہ سے - تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے اللہ کی یاد دلائے، اور اس کے ایمان کی تقویت میں معاونت کرے، اور خاوند کے جن

حقوق سے بیوی جاہل ہے ان کی بیوی کو تعلیم دے.

اگر ایسا کرنا فائدہ مند نہ ہو تو پھر وہ بیوی کو ہلکی پھلکی مار کی سزا دے، اور اگر یہ بھی فائدہ نہ دے تو پھر وہ اسے بستر میں چھوڑ دے یعنی بستر سے علیحدہ کر دے.

اگر خاوند اپنی پوری جدوجھد صرف کرے اور بیوی نہ تو اس کی بات مانے اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کی جانب سے خیر کی بات مانے تو پھر یہی راہ ہے کہ آپ اسے ایك طلاق دے دیں؛ کیونکہ یہ ایك طلاق اسے متنبہ کر دے اور اس کے حقوق یاد دلا دے.

لیکن اگر پھر بھی وہ اپنی معصیت و نافرمانی پر قائم رہے تو پھر اس عورت میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، امید ہے اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا.

درجہ بدرجہ اصلاح کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے: اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بدمداغی کا خوف ہو تو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، یقینا اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بدمداغی کا خوف ہو .

یعنی وہ اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کریں اور کلام یا فعل میں نافرمانی کریں، تو تم انہیں سہل سے سہل طریقہ سے ادب سکھاؤ.

" فعظوھن " انہیں وعظ و نصیحت کرو .

یعنی خاوند کی اطاعت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا حکم بیان کرے، اور خاوند کی نافرمانی کے متعلق شریعت کا حکم کیا ہے وہ بتایا جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی ترغیب دلائی جائے، اور خاوند کی نافرمانی کرنے سے ڈرایا جائے، اگر وہ اس سے باز آ جائے تو مطلب پورا ہو جائیگا.

لیکن اگر پھر بھی وہ نافرمانی پر قائم رہتی ہے تو پھر بیوی کو بستر سے علیحدہ کر دے، یعنی وہ بیوی کے ساتھ

مباشرت نہ کرے اور مجامعت کرنے سے رک جائے حتی کہ مقصد اور مطلب پورا ہو جائے اور بیوی اطاعت کرنے لگے.

اور اگر پھر بھی نافرمانی پر قائم رہتی ہے تو پھر اسے ہلکی پھلکی سے مار کی سزا دے، اگر تو ان تین امور میں سے کسی ایك کی وجہ سے مقصد اور مطلب پورا ہو جائے اور اطاعت کرنے لگے نافرمانی سے باز آ جائے اور وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر:

" ان پر کوئی راہ تلاش مت کرو "

یعنی جو تم چاہتے تھے وہ حاصل ہو چکا ہے اس لیے اب بیوی کو ماضی کے امور پر ڈانٹنا چھوڑ دو، اور جن عیوب کے ذکر کرنے سے سے شر پیدا ہو اسے چھوڑ دیں.

دیکھیں: تفسیر السعدی (142).

بہر حال خاوند اپنی بیوی کے بارہ میں زیادہ علم رکھتا اور اسے بہتر جانتا ہے، اگر اسے علم ہو کہ اس کی نافرمانی کے اسباب ایسے ہیں جن کا وہ علاج کر سکتا ہے تو وہ ان اسباب کا ضرور علاج کرے، اور اگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہو تو پھر خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان میں سے یا پھر بیوی کے خاندان میں سے کسی ایك کی ذمہ داری لگائے کہ وہ ان اسباب کا علاج کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے کا بیوی پر اثر زیادہ ہو.

سوم:

ہماری سابقہ کلام ہر اس خاوند کے لیے ہے جو اپنی بیوی کی جانب سے نافرمانی کا شکار ہے، اور اس کلام میں وہ بیوی شامل ہے جس کی حالت میں بارہ میں سوال کیا گیا ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب وہ نماز کی پابندی کرتی ہو.

لیکن اگر وہ نماز ادا نہیں کرتی تو پھر اوپر بیان کردہ امور اس پر فٹ نہیں ہوتے؛ کیونکہ اس حالت میں اس کے ساتھ کلام مختلف ہوگی؛ اس لیے کہ ترك نماز کی بنا پر وہ کافرہ عورتوں میں شمار ہوتی ہے، اور اس کے خاوند کے لیے اس عورت کے قریب جانا حلال نہیں، اور نہ ہی وہ اس سے جماع کر سکتا ہے لیکن اگر وہ نماز ادا کرنے لگے تو پھر صحیح ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکاۃ کی ادائیگی کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں التوبۃ (11).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:ط

" بلاشبہ مرد اور شرك و كفر كے مابين حد فاصل نماز ترك كرنا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (116).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا ہمارے اور ان (كافروں) كے مابين معاہدہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترك كى اس نے كفر كيا "

سنن ترمذى حديث نمبر (2621) سنن نسائى حديث نمبر (463) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1079) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس ليے ہمارے سائل بھائى آپ اس اہم معاملہ سے شروع كريں، اور كوشش كريں كہ سہل سے سہل طريقہ ميں بيوى كے ليے نماز كا حكم بيان كريں، كہ نماز كا ترك كرنا كفر اكبر ہے، اور اگر نماز ادا نہيں كرو گى اور اسى معصيت پر برقرار رہو گى تو نكاح فسخ ہو جائيگا.

اگر وہ قبول كرتے ہوئے نماز كى ادائيگى كرنے لگے تو الحمد للہ اور آپ اس كے ساتھ ان امور كے مطابق چليں جو ہم ابھى بيان كر چكے ہيں.

اور اگر وہ قبول نہ كرے اور نماز ترك كرنے پر مصر رہے تو پھر آپ اس كى نافرمانى كا علاج كرنے كى كوشش مت كريں، اور نہ ہى آپ بچوں كى تعليم و تربيت ميں بيوى كى كوتاہى كے بارہ دريافت كريں؛ كيونكہ آپ كا اس عورت كے ساتھ عقد زوجيت ميں رہنا ہى حلال نہيں.

اور اسے فسخ نكاح سے قبل آپ ڈرائيں ـ كيونكہ ہو سكتا ہے آپ كا نكاح ايك طلاق دينے سے فسخ ہو اس ليے كہ اكثر عدالتيں ترك نماز كو فسخ نكاح كا موجب نہيں سمجھتيں! ـ اور اسے آخرى فرصت اور موقع ديں؛ ہو سكتا ہے كہ اللہ تعالى اسے ہدايت دے اور اس كا سينہ حق كے ليے كھل جائے.

مزيد آپ سوال نمبر (47425) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں، اس ميں تارك نماز كو دعوت دينے كا مثالى طريقہ بيان كيا گيا ہے.

اس كے علاوہ آپ سوال نمبر (12828) اور (91963) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اللہ سبحانہ و تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كى بيوى كو نماز كى پابندى كرنے كى توفيق نصيب فرمائے، اور اس

کے دل میں ہر قسم کی بھلائی اور خیر کے کام ڈالے، اور اس کے کان اور دل اور آنکھوں اور جسم کے باقی سارے اعضاء کو بھی صحیح کرے، اور اسے اللہ تعالی کی نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .